نزول عیسیٰ علیہ السلام (قسط ①)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سیدنا عیسی ابن مریم علیہما السلام انبیائے بنی اسرائیل میں آخری نبی اور رسول ہیں، آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، مریم بنت عمران علیہا السلام کے بیٹے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ کی آمد ہوئی اور آپ نے اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری اپنی امت کو سنائی۔

یہود و نصاریٰ آپ علیہ السلام کے متعلق بالترتیب افراط و تفریط کا شکار ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کے متعلق جھوٹے عقائد اپنے مذہب میں شامل کر لئے ہیں، نصرانیوں کے مطابق تو آپ الٰہ ہیں اور نصرانیوں ہی کے ایک گروہ نے آپ کو اللہ کا بیٹا قرار دے رکھا ہے، جبکہ یہود اپنی خصلت بد سے مجبور ہو کر مذبوحی حرکات پر اتر آئے، انہوں نے آپ کی والدہ سیدہ مریم بنت عمران علیہا السلام پر جھوٹی تہمتیں رکھیں، پھر انہوں نے یہ عقیدہ پال لیا کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی پر چڑھا دیا تھا۔

اسلام نے یہود و نصاریٰ کے عقائد کا جھول واضح کیا ہے اور دنیا کو یہ حقیقت کھلے لفظوں میں بتائی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نہ تو الٰہ ہیں اور نہ اللہ کے بیٹے ہیں اور نہ آپ کی والدہ مکرمہ چھنال قسم کی عورت تھیں، نعوذ باللہ!

وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ کی ماں پاکیزہ طیبہ اور طاہرہ خاتون ہیں، آپ کی پیدائش معجزانہ طریق پر ہوئی اور پھر آپ کو پھانسی بھی نہیں دی گئی، بلکہ زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ خوشخبری سنائی کہ وہ قیامت کے

قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے، دجال کو قتل کریں گے، اس امت کے اعزاز میں اس امت کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے، اسلام غالب ہوگا، پھر آپ اپنی زندگی کے ماہ وسال مکمل کریں گے، طبعی وفات پائیں گے، البتہ آپ کی قبر کے متعلق صحیح سند سے کچھ معلوم نہیں ہوسکا کہ کہاں بنے گی۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان کئے گئے مذکورہ بالا حقائق قرآن وحدیث میں مختلف جگہوں میں صراحت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اوران پر امت متفق رہی ہے۔

البتہ دور قریب کے مستشرقین، متجددین، منکرین حدیث اور ایک کذاب متنبّی اور اس کے پیروکاروں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار کیا ہے، اس پر انہوں نے تلبیسات کا سہارا لے کر دلائل میں تحریف کی ہے اور صریح نصوص سے انکار کے مرتکب ہوئے ہیں، ہم اس تحریر میں ان تمام گروہوں کے دلائل کا جائزہ لیں گے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے اور آپ کے نزول کے متعلق قرآن وحدیث اور امت کی اجماعی نصوص پیش کریں گے، تاکہ جھوٹے کا جھوٹ واضح ہوجائے اور حق سچ نتھر کر سامنے آ جائے۔

نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر قرآنی دلائل

قرآن کریم میں یہ مضمون مختلف طریقوں سے بیان ہوا ہے اور اس کے لئے الگ الگ اسالیب اپنائے گئے ہیں، جن کو سیاق وسباق سے بھی سمجھا جا سکتا ہے اور سلف امت کی تفاسیر نے بھی ان کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔

① ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ، وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾

(الزُّخرُف :61-62)

''یقیناً عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں، تم اس کے وقوع میں ہرگز شک نہ کرو، یہ سیدھا راستہ ہے، تو شیطان تمہیں اس راستے سے نہ روک دے، کیونکہ یہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں:

خُرُوجُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''اس سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج ہے۔''

(صحيح ابن حبان : 6878، مسند الإمام أحمد : 318/1، المستدرك للحاكم : 254/2، ح : 3003، وسندهٗ حسنٌ)

اس کو امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔
ابو رزین اور ابو یحییٰ مصدع کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

(موافق الخُبر الخَبَر : 174/2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾(الزخرف : 61)، قَالَ : هُوَ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''وہ قیامت کی نشانی ہیں۔'' اس سے مراد قیامت سے قبل عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 317/1، المعجم الكبير للطّبراني : 154/12، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان (6817) نے ''صحیح''، امام حاکم (254/2) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(لباب النّقول، ص 189)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) لکھتے ہیں:

وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ .

''نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(فتح القدير : 616/1)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ .

''اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔''

(تفسير الطّبري : 54/25، وسندهٗ حسنٌ)

امام قتادہ رحمہ اللہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ .

''عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔''

(تفسير الطّبري : 54/25، وسندهٗ صحيحٌ)

اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''یہاں سے مراد قبل قیامت عیسیٰ علیہ السلام کا خروج (ظہور ونزول) ہے۔''

(تفسير الطّبري : 54/25، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالُوا : مَعْنَى الْكَلَامِ : وَإِنَّ عِيسٰى ظُهُورُهٗ عِلْمٌ يُعْلَمُ بِهٖ مَجِيءُ السَّاعَةِ، لِأَنَّ ظُهُورَهٗ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَنُزُولَهٗ إِلَى الْأَرْضِ دَلِيلٌ عَلٰى فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالِ الْآخِرَةِ .

''مفسرین نے اس آیت کا معنی یوں بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ایک نشانی ہے، جس کے ذریعہ قیامت کی آمد کے متعلق معلوم ہوگا، کیونکہ ان کا ظہور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور آپ کا زمین پر نازل ہونا دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے آپہنچنے کی دلیل ہے۔''

(تفسير الطّبري : 54/25)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ (774ھ) اس آیت میں وَإِنَّهٗ کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں لکھتے ہیں:

بَلِ الصَّحِيحُ أَنَّهٗ عَائِدٌ عَلٰى عِيسٰى، فَإِنَّ السِّيَاقَ فِي ذِكْرِهٖ، ثُمَّ الْمُرَادُ بِذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے، کیونکہ سیاق میں ان ہی کا ذکر ہے، پھر اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 530/5)

اس مفہوم و تفسیر کی تائید احادیث صحیحہ سے بھی ہوئی ہے۔

① سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: کیا مذاکرہ چل رہا ہے؟ حاضرین مجلس نے عرض کیا: ہم قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ؛ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ.

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، پھر آپ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسی بن مریم علیہما السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا خروج، تین مقامات سے خسف (زمین کا نیچے دھنس جانا) مشرق کا خسف، مغرب کا خسف، جزیرہ عرب کا خسف اور ان سب سے آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی۔“

(صحيح مسلم: 2901)

یہ حدیث نص صریح ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي الْأَرْضِ حَكَمًا عَدْلًا، وَّقَاضِيًا مُّقْسِطًا، فَيُكْسَرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَالْقِرْدَ، وَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَتَكُونُ السَّجْدَةُ كُلُّهَا وَاحِدَةً لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

”اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر امام عدل اور قاضی منصف کی حیثیت سے نہیں اتریں گے، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر اور بندر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیا جائے گا، سجدہ صرف اللہ رب العالمین کو ہوگا۔“

(المعجم الأوسط للطّبراني: 1342، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”لا بأس بہ“ کہا ہے۔

(فتح الباري: 491/9)

ان دو احادیث مبارکہ سے آیت کریمہ کا مطلب واضح ہو جاتا ہے، اس پر خود نبی اکرم ﷺ، صحابی رسول، ترجمانِ قرآن سیدنا ابن عباس، امام قتادہ تابعی اور امام سدی کی تصریحات تو گویا نور علیٰ نور ہیں۔

② اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا، وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا، بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا، وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾

(النّساء: 156-159)

''یہ سزا ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بہت بڑے بہتان باندھنے کے باعث اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول، مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا، نہ ہی وہ سولی دے سکے ہیں، بلکہ ان پر شبہ ڈال دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے، وہ لوگ شک میں مبتلا ہیں، ان کو کوئی علم نہیں، سوائے ظن کی پیروی کے۔ انہوں نے آپ کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے، یقیناً یہود و نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ

ہوں گے۔''

﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ میں ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ يَهُودِيًّا وَقَعَ مِنْ فَوْقِ هٰذَا الْبَيْتِ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِهٖ؛ يَعْنِي بِعِيسٰى .

''اگر کوئی یہودی اس گھر کی چھت کے اوپر سے بھی گر جائے گا، تو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے قبل فوت نہ ہوگا۔''

(تفسير الطّبري : 14/6، وسندهٗ صحيحٌ)

عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِعِيسٰى .

''یہودیوں میں سے اس وقت تک کوئی آدمی وفات نہیں پائے گا، جب تک کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لے آتا۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 513/47، وسندهٗ حسنٌ)

ثقہ امام، ابورجاء محمد بن یوسف الازدی امام حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں:

قَبْلَ مَوْتِ عِيسٰى، وَاللّٰهِ إِنَّهُ الْآنَ لَحَيٌّ عِنْدَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ إِذَا نَزَلَ آمَنُوا بِهٖ أَجْمَعُونَ .

''عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے (سب یہودی وعیسائی ان پر ایمان لے آئیں گے) اللہ کی قسم! آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں، لیکن جب آپ نازل ہوں

گے، تو لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے۔''

(تفسير الطّبري : 14/6، وسندهٗ صحيحٌ)

امام مالک بن غزوان غفاری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ.

''یہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے وقت ہوگا کہ کوئی یہودی و عیسائی باقی نہیں رہے گا، مگر آپ پر ایمان لے آئے گا۔''

(تفسير الطّبري : 14/6، وسندهٗ صحيحٌ)

جویریہ بن بشیر رحمہ اللہ (ثقہ) کہتے ہیں:

سَمِعْتُ رَجُلًا، قَالَ لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾(النساء : 159) قَالَ : قَبْلَ مَوْتِ عِيسٰى إِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ إِلَيْهِ عِيسٰى، وَهُوَ بَاعِثُهٗ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَقَامًا يُؤْمِنُ بِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ.

''میں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کر رہا تھا: ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ آپ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے اور وہ آپ کو قیامت کے دن ایسے مقام پر پہنچائے گا کہ نیک و بد آپ پر ایمان لے آئیں گے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم :6251، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس سے عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیتے ہیں۔

(مسائل أحمد برواية عبد اللّٰه، ص 441)

امام ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوْلَى الْأَقْوَالِ بِالصِّحَّةِ وَالصَّوَابِ قَوْلُ مَنْ قَالَ: تَأْوِيلُ ذٰلِكَ: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِعِيسٰى قَبْلَ مَوْتِ عِيسٰى.

”زیادہ قرین صحت وصواب یہی تفسیر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے سارے اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔“

(تفسير الطّبري: 204/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں

هُوَ الصَّحِيحُ.

”یہی قول صحیح ہے۔“

(تفسير ابن كثير: 413/2)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْحَقُّ.

”یہی قول حق ہے۔“

(تفسير ابن كثير: 412/2)

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اسی معنی ومفہوم کی مؤید ہے۔

(صحيح البخاري: 3448، صحيح مسلم: 155)

③ اللہ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَّلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَّنَذِيرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

''اے اہل کتاب! آپ کے پاس رسولوں کے ایک وقفہ کے بعد رسول آیا ہے، جو کھل کر بیان کرتا ہے، یوں نہ کہنا کہ ہمارے پاس کوئی بشیر ونذیر نہیں آیا، بلکہ تمہارے پاس بشیر ونذیر آ چکا ہے۔''

مشہور لغوی امام زجاج رحمہ اللہ (311ھ) لکھتے ہیں:

﴿عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ﴾ أَيْ عَلَى انْقِطَاعٍ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الرُّسُلِ لِأَنَّ الرُّسُلَ كَانَتْ إِلٰى وَقْتِ رَفْعِ عِيسٰى تَتْرٰى، أَيْ مُتَوَاتِرَةً، يَجِيءُ بَعْضُهَا فِي إِثْرِ بَعْضٍ.

''فترہ کا معنی انقطاع ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ رسولوں کے انقطاع کے بعد نازل ہوئے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے سے پہلے تک انبیا پے در پے آتے رہے۔''

(معاني القرآن وإعرابه: 162/2)

④ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾

(محمّد: 4)

''جب تم کفار سے ملو، تو ان کی گردنیں مارو، پھر جب تم کشتوں کے پشتے لگا دو، تو جو زندہ بچ رہیں، انہیں قیدی بنا لو، اس کے بعد احسان ہے یا فدیہ، یہاں تک کے جنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔''

اس آیت میں ﴿حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾ کے الفاظ پر تدبر کی ضرورت ہے کہ اس سے مراد آخر کیا ہے؟ تو یہ مراد قرآن مجید کے اولین شارح جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان کر دی ہے، سیدنا سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ، وَوَضَعُوا السِّلَاحَ، وَقَالُوا : لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ، وَقَالَ : كَذَبُوا الْآنَ، الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ، وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَحَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ، وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! لوگوں نے گھوڑوں کو بے وقار بنا دیا ہے، ہتھیار رکھ دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے، لہٰذا جہاد باقی نہیں رہا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ لوگ غلط کہتے ہیں، اب تو جہاد شروع ہوا ہے۔ میری

امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا، خدا تعالیٰ لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دے گا اور وہیں سے ان کو رزق دے گا، آخر قیامت قائم ہوگی اور اللہ کا وعدہ وفا ہوگا۔''

(سنن النسائي :3561، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تُقَامُ الصَّلَاةُ فَيُقَالُ لَهُ : صَلِّ الصُّبْحَ، فَإِذَا كَبَّرَ وَدَخَلَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا رَآهُ الرَّجُلُ عَرَفَهُ فَيَرْجِعُ فَيَمْشِي الْقَهْقَرٰى فَيَتَقَدَّمُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَيَقُولُ : صَلِّ ....

قَالَ : وَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُّقْسِطًا، يُدِقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا .

''نماز کی اقامت کہی جا چکی ہوگی، جب وہ تکبیر کہیں گے، تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام داخل ہوں گے، مہدی انہیں پہچان لیں گے اور پیچھے ہٹنا چاہیں گے، تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آپ نماز پڑھائیں......

آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عیسیٰ علیہ السلام میری امت میں حاکم عادل اور امام مقسط بن کر نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

''جنگ ختم ہو جائے گی۔''

(الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 446/2)

ان دونوں احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے کہ آیت میں جنگ ختم ہونے کا وقت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد سے متعلق ہے، اسلاف امت نے بھی یہی سمجھا ہے۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (458ھ) لکھتے ہیں:

يَعْنِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

''عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک، واللہ اعلم!''

(السّنن الصّغير: 381/3)

مشہور سنی امام محدث و مفسر ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ احْتِجَاجًا لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِرَقِ النَّصَارٰى فِي قَوْلِهِمْ فِي الْمَسِيحِ يَقُولُ مُكَذِّبًا لِلْيَعْقُوبِيَّةِ فِي قِيلِهِمْ : هُوَ اللّٰهُ، وَالْآخَرِينَ فِي قِيلِهِمْ : هُوَ ابْنُ اللّٰهِ : لَيْسَ الْقَوْلُ كَمَا قَالَ هٰؤُلَاءِ الْكَفَرَةُ فِي الْمَسِيحِ، وَلٰكِنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ وَلَدَتْهُ وِلَادَةَ الْأُمَّهَاتِ أَبْنَاءَ هُنَّ وَذٰلِكَ مِنْ صِفَةِ الْبَشَرِ لَا مِنْ صِفَةِ خَالِقِ الْبَشَرِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِلّٰهِ رَسُولٌ كَسَائِرِ رُسُلِهِ الَّذِينَ كَانُوا قَبْلَهٗ فَمَضَوْا وَخَلَوْا أَجْرٰى عَلٰى يَدِهٖ مَا شَاءَ أَنْ يُجْرِيَهٗ عَلَيْهَا مِنَ الْآيَاتِ وَالْعِبَرِ

حُجَّةً لَّهٗ عَلٰى صِدْقِهٖ وَعَلٰى أَنَّهٗ لِلّٰهِ رَسُولٌ إِلٰى مَنْ أَرْسَلَهٗ إِلَيْهِ مِنْ خَلْقِهٖ كَمَا أَجْرٰى عَلٰى أَيْدِي مَنْ قَبْلَهٗ مِنَ الرُّسُلِ مِنَ الْآيَاتِ وَالْعِبَرِ حُجَّةً لَّهُمْ عَلٰى حَقِيقَةِ صِدْقِهِمْ فِي أَنَّهُمْ لِلّٰهِ رُسُلٌ .

''یہ اللہ کی طرف سے خبر ہے، جس میں نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ کو نبی کریم ﷺ کی طرف سے جواب دیا جارہا ہے، جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی ''اللہ'' ہیں، اسی طرح ایک دوسرے فرقے کا جواب ہے، جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، جواب یہ ہے: بات اس طرح نہیں ہے، جس طرح یہ لوگ کہتے ہیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ، مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں، ان کی ولادت اسی طرح ہوئی ہے، جس طرح مائیں بیٹوں کو جنم دیتی ہیں، پیدا ہونا بشر کی صفت ہے، خالق کی صفت نہیں ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک رسول ہیں، بالکل اس طرح جس طرح دیگر رسول گزرے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں بھی اسی طرح معجزات وقوع پذیر ہوئے، جس طرح دیگر انبیا کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوئے اور یہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔''

(تفسير الطّبري : 582/8)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ﴾(التّوبة : 33)

الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيَانِ الْوَاضِحِ، وَدِينِ الْحَقِّ، وَهُوَ الْإِسْلَامُ؛ الَّذِي أَرْسَلَهٗ دَاعِيًا

خَلْقَهُ إِلَيْهِ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾(التّوبة : 33)يَقُولُ : لِيُبْطِلَ بِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا، حَتّٰى لَا يَكُونَ دِينٌ سِوَاهُ، وَذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، فَحِينَئِذٍ تَبْطُلُ الْأَدْيَانُ كُلُّهَا، غَيْرَ دِينِ اللّٰهِ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَظْهَرُ الْإِسْلَامُ عَلَى الْأَدْيَانِ كُلِّهَا .

''سورت توبہ میں ہے: ''وہ اللہ ہے، جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث کیا۔'' مطلب یہ ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو واضح بیان اور دین حق یعنی اسلام دے کر مبعوث کیا، آپ اللہ کی مخلوق کو اس دین کی طرف بلاتے ہیں۔ ''تا کہ وہ تمام دینوں پر غالب آ جائے۔'' وہ دین تمام دوسری ملتوں کو باطل کر دے، یہاں تک کہ اس کے سوا کوئی دین باقی نہ رہے۔ یہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا، اس وقت سوائے اسلام کے تمام ادیان باطل ہو جائیں گے اور اسلام سب دینوں پر غالب آ جائے گا۔''

(تفسير الطّبري :320/21)